بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ماہم انصاری نے یہ ناول (اگر اور جیتے رہتے از ماہم انصاری) صرف اور صرف نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھا ہے۔اس ناول (اگر اور جیتے رہتے از ماہم انصاری) کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام صرف اور صرف نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کے نام محفوظ کیے جاتے ہیں۔ لہذا کسی بھی ادارے، ڈائجسٹ، سوشل میڈیا، ویب سائٹ یا کوئی بھی فرد بمعہ مصنف کو اس کا کوئی بھی حصہ کسی بھی صورت میں شائع کرنے کی سخت ممانعت ہے۔ عمل درآمد نہ کرنے کی صورت میں قانونی کاروائی کی جائے گی۔

شکریہ

ادارہ: نیو ایرا میگزین

زویا میری بات سنو.... میں......" وہ کچھ کہنا چاہتا تھا مگر اسی پل چھت کی سمت آتی سیڑھیوں پر قدموں کی چاپ ابھری۔ زویا نے چونک کر سیڑھیوں کے سرے پر موجود دروازے کو دیکھا۔

"وہ اوپر آرہے ہیں" زویا بری طرح پریشان ہوئی تھی مگر اس بار اس کے انداز میں پہلے جیسی گھبراہٹ نہیں تھی۔ شاید یہ اس کے ساتھ کا یقین تھا جو اسے ہمت دے گیا تھا۔

"میں کیا کروں اب؟" وہ پوچھ رہی تھی جبکہ فائز کو اپنا ذہن ماؤف ہوتا محسوس ہوا۔

"تم...... تم دوبارہ کھڑکی کے ذریعے کمرے میں جاؤ" فائز کو فوری طور پر یہی ایک طریقہ سمجھ آیا۔

"کیا؟" وہ چیخ ہی تو پڑی۔

"زویا دیر نہیں کرو" فائز کے کہنے پر وہ عجلت میں منڈیر کی سمت بڑھی مگر یہ کیا؟ منڈیر اور کھڑکی کے درمیان موجود چھجے پر عیان کا ایک آدمی پہلے سے موجود تھا۔ زویا پر نظر پڑتے ہی وہ خبیث انداز میں مسکرایا مگر آگے بڑھنے کی کوشش نا کی۔

"وہ یہاں بھی ہے" زویا کو اس لمحہ سمجھ آیا تھا کہ آگے کنواں اور پیچھے کھائی کا کیا مطلب ہوتا ہے۔

"شٹ!" فائز کے منہ سے بے اختیار نکلا۔

"مگر میں اب کیوں بھاگ رہی ہوں؟ وہ اب میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتا" اسے خیال آیا تو بول پڑی۔

"وہ بھلے سے تمہارے ساتھ نکاح نہیں کر سکتا مگر ایسا نا ہو کہ تمہیں کہیں لے جائے؟" فائز کی بات پر ایک دفعہ پھر زویا کے اوسان خطا ہونے لگے۔

"پھر؟ پھر میں کیا کروں؟" وہ بے چینی کے عالم میں ادھر ادھر ٹہلنے لگی۔ عیان اور اس کا ساتھی دروازہ توڑنے کی کوششوں میں سر گرداں تھے۔

"تم فوراً فون کا جی پی ایس آن کرو اور اپنی لائیو لوکیشن واٹس ایپ کرو۔ میں اتنی دور ہوں کہ اگر ابھی نکلوں تب بھی مجھے وہاں پہنچنے میں بہت وقت لگ جائے گا اور پولیس کی مدد میں لینا نہیں چاہتا۔ اپنا فون ان کے ہاتھ مت لگنے دینا اور کال بند مت کرنا۔ میں کچھ کرتا ہوں" اس کی تاکید پر زویا نے فوراً سے پیشتر اپنا فون دائیں ہاتھ کی آستین میں چھپا لیا جو اس کے ہاتھ کی پشت تک آ رہی تھی۔ اسی پل ایک دھماکے کے ساتھ دروازہ زمیں بوس ہو گیا اور اس کے پیچھے سے عیان نمودار ہوا۔

"مجھے معلوم تھا تم یہیں ہو" وہ زویا کو سامنے موجود پا کر خباثت سے مسکرایا۔

"تمہیں میرا پتا کیسے معلوم ہوا؟" ماتھے پر بل ڈالے زویا نے استفسار کیا۔ وہ خود کو خائف ظاہر نہیں کرنا چاہتی تھی۔

New Era Magazine

"ڈھونڈنے سے تو خدا بھی مل جاتا ہے میری جان!" وہی عامیانی انداز جس سے اسے چڑ تھی۔

"کیا چاہتے ہو مجھ سے؟" وہ گھبرا ضرور رہی تھی مگر پہلی دفعہ خود کو تنہا محسوس نہیں کر رہی تھی اور اسی لیے جلد اپنی گھبراہٹ پر قابو پانے میں کامیاب ہو گئی تھی۔

"میں تو ازل سے ایک ہی چاہت میں مبتلا ہوں اور وہ ہے تمہاری چاہت۔ یہ تو تم بھی اچھی طرح جانتی ہو۔ تمہیں کیا لگا تھا حویلی سے بھاگ کر مجھ سے بچ جاؤ گی؟ نہیں میری جان! آج تو میری چاہت پوری ہو کر رہے گی" عیان کا جواب نا صرف زویا کا بلکہ فائز کا خون بھی جلا گیا۔

"تمہاری یہ گھٹیا خواہش کبھی پوری نہیں ہو گی" وہ اپنے اندر امڑتے شدید غصے کو دبا کر پر سکون انداز میں گویا ہوئی۔ اس کے اوپر فائز میر کے کیے گئے احسانات میں ایک اور احسان کا اضافہ ہو گیا تھا۔

"وہی تو پوری کرنے آیا ہوں۔ دیکھو! مولوی صاحب بھی ہمارے ساتھ ہیں" اس نے اپنے پیچھے بے چارگی کی حالت میں کھڑے مولوی کی سمت اشارہ کیا۔ اس دفعہ وہ خاموش رہی تھی۔

New Era Magazine

"اور پلیز میری محبت کو گھٹیا کہہ کر اس کی توہین تو مت کرو۔ تم کیا جانو کس قدر چاہتا ہوں تمہیں" عیان کی بات پر اسے بے اختیار ہنسی آ گئی۔

"محبت!" وہ ہنسی تو ہنستی ہی چلی گئی یہاں تک کہ اس کی آنکھوں میں پانی آ گیا۔

"تمہیں معلوم بھی ہے محبت ہوتی کیا ہے؟ یہ جو تم مجھے میری مرضی کے بنا حاصل کرنے آئے ہو یہ محبت ہے؟ یا حویلی میں جس طرح تم مجھے دھمکیاں دیتے تھے وہ محبت تھی؟ افف!! اسے محبت کہہ کر پلیز محبت کی توہین مت کرو" زویا کے لہجے میں نفرت بہت نمایاں تھا۔ آج پہلی دفعہ وہ کھل کر عیان کی ناقابل برداشت باتوں کا جواب دے پا رہی تھی۔

"اچھا تو کیا تمہارے مطابق محبت اسے کہتے ہیں جو لندن والا تم سے کرتا ہے؟ اگر تمہیں ایسا لگتا ہے تو یہ بھول ہے تمہاری۔ تمہیں بے وقوف بنا کر وہ دوبارہ لندن جا چکا ہے اور تم یہاں تنہا بیٹھی اس کے سپنے سجا رہی ہو؟ یقین کرو اس کے لیے تمہاری حیثیت ایک رکھیل سے زیادہ نہیں ہو سکتی" عیان کے الفاظ زویا کے تن بدن میں آگ لگا گئے تھے۔

"شٹ اپ! جسٹ شٹ اپ! ہر شخص تمہارے جیسا کم ظرف نہیں ہوتا۔ میں اپنی جگہ اچھی طرح جانتی ہوں۔ تم جیسے لوگ ہر شخص کو ایک ہی پلڑے میں رکھ کر تولتے

New Era Magazine

ہو حالانکہ تمہیں کوئی حق نہیں پہنچتا کسی کو جج کرنے کا" زویا کی تو شہ رگ پر حملہ ہوا تھا۔وہ کیسے خاموش رہتی۔

"تمہارے مطابق محبت حاصل کر لینے کا نام ہے۔اگلا کیا چاہتا ہے،اس کی کیا خواہش ہے تمہیں فرق نہیں پڑتا۔نہیں عیان! محبت خود غرض نہیں ہوتی۔محبت تو محبوب کی خوشی میں خوش ہونے کا نام ہے۔محبت تو محبوب پر اپنا سب کچھ قربان کر دینے کا نام ہے۔آج کل لوگ محبت میں صرف لینے کی باتیں کیوں کرتے ہیں؟محبت تو محبوب پر اپنا آپ لٹا دینے کا نام ہے اس سے قطع نظر کہ وہ آپ سے محبت کرتا بھی ہے یا نہیں! محبت محبوب کو باندھ کر رکھنے کے بجائے اسے کھلی فضا میں اڑنے کی اجازت دیتی ہے۔ محبت یہ نہیں جس کا دعوہ تم کرتے ہو۔یہ صرف تمہاری ضد ہے۔تم اپنی اناء کی تسکین چاہتے ہو اور بس" وہ بولی تو بولتی چلی گئی۔صدیوں کی گھٹن تھی جو آج الفاظ کی صورت باہر نکل رہی تھی۔عیان کچھ دیر خاموشی سے اسے دیکھتا رہا پھر ایک زوردار قہقہہ لگا کر اپنے ساتھی کی سمت مڑا۔

"تم نے سنا یہ کیا کہہ رہی ہے؟"اس نے مذاق اڑانے والے انداز میں اس شخص سے کہا پھر ہونٹوں پر تمسخرانہ مسکراہٹ لیے زویا کی سمت مڑا۔

New Era Magazine

"شاید اسی لیے تم نے اسے لندن کی میموں کے ساتھ گلچھرے اڑانے کے لیے کھلا چھوڑا ہوا ہے۔ہے نا؟"اس نے سوالیہ نظروں سے زویا کو دیکھا۔

"اگر تم نے میرے شوہر کے بارے میں مزید ایک لفظ بھی کہا تو اچھا نہیں ہو گا"زویا بے حد سرد لہجے میں گویا ہوئی۔

"وہ میرا مان ہے۔بھروسہ ہے۔میرا اعتبار ہے۔میں اس کے بارے میں ایک لفظ اور برداشت نہیں کروں گی۔محبت کرتی ہوں میں اس سے اور اس کا بدلہ ہرگز نہیں چاہتی۔وہ میرے ساتھ ہے یا نہیں مجھے اس سے کوئی سروکار نہیں۔میں اس کے ساتھ ہمیشہ رہوں گی"لفظ شوہر سنتے ہی جیسے عیان کو سانپ سونگھ گیا تھا جبکہ فون کے دوسری سمت موجود فائز میر تھم سا گیا۔زویا کے لہجے میں موجود محبت کی محسوس کر کے وہ ساکت ہوا تھا۔حالانکہ وہ اس محبت سے پہلے سے واقف تھا مگر نا جانے ان الفاظ میں کیا بات تھی جو وہ پہلے محسوس نہیں کر سکا تھا۔شاید یہ اس کی محبت کی شدت تھی جو فائز نے اب محسوس کی تھی۔اس نے قریب موجود وجدان کو دیکھا جو فون بند کر رہا تھا۔

"کیا ہوا؟"اس نے فکرمندی سے استفسار کیا۔

"وہ پہنچنے والے ہیں" وجدان کی طرف سے اطمینان بخش جواب سن کر اس نے دوبارہ فون کے دوسری سمت سے آنے والی آوازوں کی سمت دھیان دیا۔

"تم جھوٹ بول رہی ہو" عیان کے چہرے پر بے یقینی صاف نظر آ رہی تھی۔

"تمہارے یقین نا کرنے سے یہ سچ بدل نہیں جائے گا" زویا اطمینان سے گویا ہوئی۔

عیان چند لمحوں تک خاموشی سے اسے دیکھتا رہا پھر دھیمے قدموں سے اس کی سمت بڑھا۔اس کا چہرہ سپاٹ تھا مگر آنکھوں میں نظر آنے والے عجیب احساس نے زویا کو بے چین کیا تھا۔

"تم کیا کر رہے ہو؟" اس دفعہ زویا کی آواز میں گھبراہٹ نمایاں تھی۔عیان کوئی جواب دیے بغیر خاموشی سے اس کی سمت بڑھتا رہا۔زویا کے قدم خود بخود پیچھے کی سمت ہٹنے لگے۔وہ لمحہ بہ لمحہ اس کے قریب آتا جا رہا تھا۔زویا نے گردن گھما کر بے بسی سے اپنی پشت پر موجود منڈیر کو دیکھا جس نے اس کے لیے فرار کی تمام راہیں مسدود کر دی تھیں۔عیان اب اس کے اس قدر قریب آ کھڑا ہوا تھا کہ اس کی گرم سانسوں سے زویا کو اپنا چہرہ جھلستا ہوا محسوس ہونے لگا۔

New Era Magazine

"تم میری نہیں ہوئی تو میں تمہیں کسی اور ابھک نہیں ہونے دوں گا" عیان اس کا چہرہ ہاتھوں میں دبوچے گویا ہوا۔ زویا کی آنکھوں میں نا صرف اذیت بلکہ خوف بھی دیکھا جا سکتا تھا۔

"تم میری جان نہیں لے سکتے" اس کی چھٹی حس الارم بجا رہی تھی۔ وہ کانپتے ہوئے لہجے میں گویا ہوئی۔ فون کی دوسری سمت موجود فائز میر کو اپنی سانسیں رکتی ہوئی محسوس ہوئیں۔ نا جانے کتنے منظر اس کے ذہن کی اسکرین پر لہرانے لگے تھے۔

"نہیں میرے اللہ! پلیز" اس کا دل چیخ چیخ کر اپنے رب سے مدد مانگ رہا تھا۔

"میں لے سکتا ہوں" عیان نے اپنی کمر کے ساتھ بندھی پستول نکالی۔ منڈیر پر دونوں ہاتھ جمائے زویا نے بے بسی سے اپنے پیچھے دیکھا۔ اسی لمحے پولیس جیپ کے سائرن نے فضا میں ارتعاش پیدا کیا تھا۔ عیان اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ ساتھ زویا بھی بری طرح چونکی۔

"یہ تم نے اچھا نہیں کیا۔ میں تمیں چھوڑوں گا نہیں" اس نے شدید غصے کے عالم میں پستول کا رخ اس کی سمت کیا۔

New Era Magazine

"عیان! یہاں سے نکلو ورنہ ہم سب پکڑے جائیں گے" چھجے سے کھڑکی کی سمت چھلانگ لگاتے ہوئے عیان کا ساتھی چیخا۔اس کے ساتھ ہی چھت پر موجود دوسرا شخص بھی سیڑھیوں کی سمت بھاگا۔

"تم میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے" ایک دفعہ پھر زویا کا اعتماد بحال ہونے لگا۔

"بھلے سے تم مجھے مار دو مگر بچو گے تو تم بھی نہیں" زویا اطمینان سے گویا ہوئی۔دوسری سمت موجود فائز کا دل بری طرح سے دھڑک رہا تھا۔عیان کی آنکھوں میں خون اتر آیا تھا۔ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ اپنے ہوش و حواس کھو رہا ہو۔اس نے بغیر کچھ سوچے سمجھے ٹریگر دبایا مگر پیچھے موجود قاضی نے ٹھیک اسی لمحے اپنی پوری قوت سے اس کو دھکا دیا۔وہ اس کے لیے قطعی تیار نہیں تھا اور دھکا دیتے ہی بائیں سمت جا پڑا۔اس کی چلائی گئی گولی چھت کی منڈیر سے جا ٹکرائی۔

"زویا!" فائز پوری شدت سے چیخا۔اس نے صرف گولی چلنے کی آواز سنی تھی۔

وجدان بھی فائز کی چیخ سن کر بری طرح پریشان ہوا تھا۔

"کیا ہوا؟" اس نے پریشانی کے عالم میں استفسار کیا۔

"اس نے زویا کو گولی مار دی" فائز صوفے پر ڈھے سا گیا۔

"کیا؟" وجدان کی آنکھوں میں بے یقینی ابھری پھر وہ تیزی سے ایس پی کا نمبر ڈائل کرنے لگا۔ایس پی اس کا پرانہ جاننے والا تھا۔

"سب ٹھیک ہے؟" اس نے چھوٹتے ہی سوال کیا۔

"ہاں سب انڈر کنڑول ہے۔ہم نے تینوں کو حراست میں لے لیا ہے" ایس پی ارحم نے اسے آگاہ کیا۔

"زویا ٹھیک ہے؟"

"ہاں اس کی قسمت اچھی ہے۔اسے بروقت بچالیا گیا" اس کے اطمینان بخش جواب پر وجدان کے سینے سے سکون کا سانس خارج ہوا۔

"یہ خبر کسی صورت میں میڈیا تک نہیں پہنچنی چاہیے" اس نے ایس پی ارحم کو دوبارہ یاددہانی کرواکے فون بند کر دیا۔

"وہ ٹھیک ہے۔اسے گولی نہیں لگی" اس لمحہ فائز کو یوں لگا جیسے وجدان کی آواز نے اس کے بے جان ہوتے جسم میں ایک دفعہ پھر روح پھونک دی ہو۔

"میں اسے دوبارہ کال کرتا ہوں" اس نے عجلت میں زویا کا نمبر ڈائل کیا۔پہلی رنگ پر ہی کال رسیو کر لی گئی۔

"تم ٹھیک ہو؟" پھر وہی سوال۔

"مجھے آپ سا محافظ عطا کیا گیا ہے۔میں غیر محفوظ کیسے ہو سکتی ہوں" زویا کے لہجے کی کھنک صاف محسوس کی جاسکتی تھی۔اتنا کچھ ہو جانے کے بعد بھی وہ خود کو بہت ہلکا پھلکا محسوس کررہی تھی۔شاید یہ اس شخص کو پالینے کی خوشی تھی جو ہر احساس پر حاوی ہو گئی تھی۔فائز کے ذہن میں بیڈ پر گرا خون میں لت پت وجود گھوم گیا۔

"اپنا خیال رکھنا" فائز نے زویا کو مزید کچھ کہنے کا موقعہ دیے بغیر فون بند کر کے صوفے پر ایک سمت ڈال دیا۔

****

"جو ہوا وہ نہیں ہونا چاہیے تھا" وہ اپنے آفس میں تنہا بیٹھا تھا جب سوچوں کے نا ختم ہونے والے سلسلوں سے گھبرا کر وجدان کو کال کر بیٹھا۔

"تم عیان کی حرکت کے بارے میں بات کر رہے ہو؟" وجدان کا انداز مصروف سا تھا۔غالباً وہ کسی کام میں بزی تھا۔

"میں اپنے نکاح کی بات کر رہا ہوں" وجدان کی امید کے برعکس جواب آیا تھا۔کی بورڈ پر تیزی سے چلتی انگلیاں تھم گئیں۔

"تمہارا نکاح نہیں ہونا چاہیے تھا یا تمہارا نکاح زویا سے نہیں ہونا چاہیے تھا؟" وجدان کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ سنجیدہ نہیں ہے۔

"میں سنجیدہ ہوں" فائز تحمل سے گویا ہوا۔

"ہائے سنجیدہ! میں وجدان ہوں" اس کے لہجے میں شرارت نمایاں تھی۔

"وجدان!" اس نے زچ آکر فون بند کر دیا۔ ابھی ایک منٹ بھی نہیں گزرا تھا کہ فون دوبارہ بج اٹھا۔

"بکو!" وہ چڑے ہوئے انداز میں گویا ہوا۔

"یار ہمارے پاس ایک یہی راستہ تھا۔ تم پولیس کو انوالو نہیں کرنا چاہتے تھے حالانکہ میں نے پہلے بھی تمہیں کہا تھا کہ ایس پی ارحم سے میرے اچھے تعلقات ہیں۔ بات باہر نہیں جائے گی مگر تم نہیں مانے۔ پھر مجھے نکاح بہترین حل لگا" وجدان اب لیپ ٹاپ بند کر کے پوری طرح اس کی سمت متوجہ ہو چکا تھا۔

"پھر بھی ہمیں پولیس کو انوالو کرنا ہی پڑا" اس نے کرسی کی پشت سے سر ٹکا کر آنکھیں موندلیں اور روالونگ چیئر دائیں بائیں گھمانے لگا۔ اس کے ہر انداز سے الجھن ظاہر ہو رہی تھی۔

"تم یہ سوچو اگر تم نکاح نا کرتے تو عیان اپنا نکاح پڑھوا لیتا اور پھر چیزیں اتنی آسان نہیں رہتیں۔ ہو سکتا تھا پولیس ہمیشہ کی طرح دیر میں پہنچتی اور وہ گن پوائنٹ پہ اپنا مقصد حاصل کر لیتا۔ پھر تم کیا کرتے؟" وجدان نے اس پر دوسرا پہلو واضح کیا۔

"میں کیا کرتا؟ یہ زویا کی پرابلم تھی۔اس میں مجھے اس قدر انوالو ہونے کی کیا ضرورت تھی؟ ہم اپنے دوست کے نکاح میں شریک ہونے آئے تھے اور اس کے ساتھ اپنا نکاح بھی پڑھوالیا؟ میرا کیا بگڑ جاتا اگر عیان اس سے نکاح کر لیتا؟" وہ بہت زیادہ جھنجھلایا ہوا تھا۔

"تمھیں نہیں لگتا تم ایک دفعہ پھر خود غرض بن کے سوچ رہے ہو؟" وجدان کا لہجہ سرد ہو گیا۔

"اس کا تم پر کوئی ایک احسان نہیں ہے۔اس کے احسانات تم بھول رہے ہو"

"مجھے سب یاد ہے۔میں کچھ نہیں بھولا ہوں" اس دفعہ فائز کے لہجے میں تھکن نمایاں تھی۔

"تم اصل بات کیوں نہیں بتا رہے فائز؟" بلآخر وجدان نے پوچھ ہی لیا۔

"وہ مجھ سے محبت کرتی ہے" ایک لمبی خاموشی کے بعد وہ گویا ہوا۔

"یہ زویا نے کہا تم سے؟" وجدان کو حیرت نہیں ہوئی تھی۔شاید اسے اس کا پہلے سے اندازہ تھا۔

New Era Magazine

"مجھ سے ڈائریکٹ نہیں کہا۔میں نے سن لیا"اس کے جواب نے وجدان کو انجانی خوشی سے نوازا تھا۔اس کا مطلب تھا فائز پر ابھی زندگی کے دروازے بند نہیں ہوئے تھے۔

"تو پرابلم کیا ہے؟"اسے سمجھ نہیں آیا فائز کس بات سے پریشان ہے۔

"یار میں یہ سب نہیں چاہتا۔میں اسے کچھ نہیں دے سکتا۔اس کی محبت کا جواب محبت سے دینے کے لیے جن احساسات کی ضرورت ہے میرے وہ تمام احساسات مر چکے ہیں۔وہ بہت معصوم لڑکی ہے۔میں اسے ڈزرو نہیں کرتا"وہ کہے جا رہا تھا جبکہ وجدان نے اب لیپ ٹاپ پر گیم لگا لیا تھا۔

"تم سن رہے ہو؟"فائز کو اس کی خاموشی کا احساس ہوا تو استفسار کیا۔

"نہیں"ایک لفظی جواب دیا گیا۔

"وجدان!"وہ بری طرح جھلا گیا۔

"دیکھو فائز!جو ہو چکا ہے اسے بدلا نہیں جا سکتا۔یہ سب کچھ ارادتاً تو نہیں ہوا۔حالات ہی کچھ ایسے ہو گئے تھے کہ یہ سب کرنا پڑا۔اب اتنا سوچنے کے بجائے یہ سوچ کر نارمل ہو جاؤ کہ یہی اللہ کی رضا ہے اور اس کے ہر کام میں کوئی نا کوئی مصلحت ضرور ہوتی ہے"وجدان نے لیپ ٹاپ بند کر کے اسٹینڈ سے اپنا کوٹ اٹھایا۔

"میں کچھ دیر میں تمہارے گھر پہنچ رہا ہوں۔ساتھ ڈنر کرتے ہیں "میز سے گاڑی کی چابیاں اٹھاتے ہوئے اس نے باہر کی سمت قدم بڑھا دیے۔

"میں آفس میں ہوں "اس نے وجدان کو آگاہ کیا۔

"اوکے! وہیں پہنچ رہا ہوں۔ایلیٹس چلتے ہیں "اس نے کہہ کر فون بند کر دیا۔

****

وہ صبح سے ہی پورے بنگلے میں چکراتی پھر رہی تھی۔چوکیدار سعید اور حامد کے ساتھ مل کر تفصیلی صفائی کرنے کے بعد اب وہ کچن میں مصروف تھی۔

"فائز بھائی آرہے ہیں آپی؟"حماد کو کچھ غیر معمولی پن محسوس ہوا تو وہ زویا کو تلاش کرتا ہوا کچن میں چلا آیا۔

"ہاں اور ان کے ساتھ اماں بھی "اس نے چکن میں مصالحہ لگاتے ہوئے جواب دیا۔

"تو یہ تیاریاں اماں کے لیے ہیں؟"حماد کی شرارت کی رگ پھڑک اٹھی۔

"ہاں "زویا نے ہونٹوں پر امڈتی مسکراہٹ بمشکل روکی۔

"بندہ اپنے شوہر کا بھی کوئی خیال کر لیتا ہے "حماد کو جب سے پچھلے دن کے واقعے کے بارے میں معلوم ہوا تھا وہ بس اسے چھیڑے جا رہا تھا۔وہ بچہ سہی مگر اسے بھی اپنی بہن کی خوشی کا اچھی طرح اندازہ تھا۔

"اماں سے ہی کچھ سیکھ لیتیں۔ وہ ابا کے لیے ان کی پسند کی ڈشز تیار کیا کرتی تھیں وہ بھی ہر روز۔ آپ صرف ایک دن اپنے شوہر کے لیے یہ سب نہیں کر سکتیں؟" اس کی آنکھوں میں شرارت ناچ رہی تھی جبکہ لہجہ سنجیدہ تھا۔

"ہاں تو! یہ چکن کڑاہی، چکن چلی، سنگاپورین رائس، بیف بریانی، مٹر پلاؤ، رشیئن سلاد اور کھیر سب انہیں کی پسند کا تو ہے" وہ جوش میں آکر کہہ تو گئی مگر خیال آنے پر دانتوں تلے زبان دبالی۔

"ابھی تو آپ کہہ رہی تھیں کہ سب اماں لیے ہے؟" وہ آنکھیں نچا کر گویا ہوا۔

"حماد تم کیوں میری جاسوسی میں لگے ہوئے ہو۔ چلو نکلو یہاں سے ورنہ آج بھی اسکول بھیج دوں گی" جب کوئی جواب نا بن پڑا تو اس نے بڑی بہنوں والا رعب جھاڑنا شروع کر دیا۔

"ایک شرط پر!" حماد ڈھیٹ بنا کرسی پر بیٹھا رہا۔

"کوئی شرط نہیں۔ نکلو یہاں سے اور ہاں! حامد کو بھیج دینا" وہ حماد کو تاکید کر کے دوبارہ کام میں مصروف ہو گئی۔ چند لمحوں بعد حامد کو باقی کا کام سمجھا کر اس نے کمرے کا رخ کیا۔ صبح سے کام کر کر کے کمر اکڑ گئی تھی مگر آرام کرنے کا وقت نہیں تھا۔ ٹھنڈے پانی سے شاور لے کر اس نے خود کو کسی قدر تازہ دم محسوس کیا۔ بال ڈرائی کرنے کے بعد

وہ وارڈروب کھول کر کھڑی ہوگئی۔اس کی مظریں ہینگ کیے ہوئے کپڑوں سے ہوتی ہوئی الماری کے نچلے خانے میں پڑے پیکٹ پر ٹھہر گئیں۔

جب وہ اس گھر میں آئی تھی تب فائز نے پہلی اور شاید آخری دفعہ زویا اور حماد کے لیے شاپنگ کی تھی۔یہ سوٹ بھی انہیں میں سے ایک تھا۔جانے کیوں آج سے پہلے وہ جب بھی یہ سوٹ پہننا چاہتی کوئی احساس اسے روک دیتا تھا۔اس وقت زویا کو یوں محسوس ہوا جیسے وہ سوٹ آج کے دن کے لیے ہی محفوظ رکھا گیا ہو۔اس نے ہاتھ بڑھا کر وہ پیکٹ اٹھالیا۔مکمل تیار ہونے کے بعد اس نے خود کو آئینے میں بغور دیکھا۔وہ ڈارک گرین سوٹ جس کے گلے پہ قیمتی پتھروں کا کام تھا اسے بہت سوٹ کر رہا تھا۔

"میں اوور تو نہیں لگ رہی؟ کہیں فائز کو ایسا نا لگے کہ میں اس کے لیے تیار ہوئی ہوں؟"اس نے بالوں کے جوڑے اور ہونٹوں پر موجود گہری لپ اسٹک کو تنقیدی نظروں سے دیکھتے ہوئے خود سے سوال کیا۔

"تو سچ بھی تو یہی ہے"آئینے میں نظر آتا زویا کا عکس مسکرایا تھا۔

"پر یہ میں اسے کیوں پتا چلنے دوں؟"اس نے ہاتھ بڑھا کر بالوں کا جوڑا کھول ڈالا۔ گہری سرخ لپ اسٹک ٹشو کی مدد سے صاف کرتے ہوئے اس کے ذہن میں پچھلے دنوں ہونے والا واقعہ گھوم رہا تھا۔

****

(جاری ہے)

****

نوٹ

اگراور جیتے رہتے پڑھنے کے بعد اپنی رائے سے ضرور آگاہ کریں۔ نظرِثانی کرتے ہوئے اس بات کو یقینی بنایا گیاہے کہ کسی قسم کی غلطی نہ ہوا گر پھر بھی کوئی غلطی رہ گئی ہو تو اس کی نشاندہی ضرور کریں تاکہ ہم اس کو بہتر کر سکیں۔

تعاون کا طلبگار

ادارہ (نیو ایرا میگزین)

New Era Magazine

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلیئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

)انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلیئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

New Era Magazine